کاروبار میں ایک کا پیسہ اور دوسرے کی محنت ہو تو نقصان کس پر ہوگا؟

دار الافتاء اهلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ امجد نے قاسم کو جانوروں کے کاروبار کے لیے ایک لاکھ بیس ہزار روپے دیئے۔ جس میں طے یہ ہوا کہ اس کا نفع جو ہوگا وہ امجد اور قاسم کے درمیان آدھا آدھا ہوگا۔ پیسہ سارا امجد کا تھا اور جانوروں کی دیکھ بھال قاسم کرتا تھا، جانوروں کے اوپر جو خرچ ہوتا وہ نفع میں سے کیا جاتا۔ اب اس کام میں سے نقصان ہوا، آیا کہ نقصان بھی امجد اور قاسم کے درمیان آدھا آدھا ہوگا، یا نقصان کسی ایک پر ہوگا؟ اگر ایک پر ہوگا تو کس پر ہوگا امجد پر یا قاسم پر؟ نفع زیادہ ہے نقصان کم ہے یعنی اگر ایک لاکھ روپے نفع ہوا ہے تو اس میں سے 40 ہزار نقصان ہوا ہے۔ اب یہ 40 ہزار کوئی ایک دے گا یا دونوں آدھا آدھا دیں گے، یا پھر نفع میں سے نقصان کو پورا کیا جائے گا؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بیان کردہ صورت کے مطابق جبکہ جانوروں کے اس کاروبار میں امجد نے رقم انویسٹ کی ہے اور قاسم کام کر رہا ہے، تو یہ فقہی اصطلاح کے اعتبار سے "مُضاربت" کی صورت ہے۔ مضاربت میں نقصان ہو جائے، تو اِس کا اصول یہ ہوتا ہے کہ اگر کام کرنے والے کی لاپرواہی و کوتاہی کے بغیر نقصان ہو، تو اُسے نفع سے پورا کیا جاتا ہے، اور اگر مضاربت میں ہونے والا نقصان، نفع سے زیادہ ہو، تو ایسی صورت میں یہ نقصان، رب المال (Investor) کا ہوتا ہے، مُضارب (WorkingPartner) یعنی کام کرنے والا نقصان میں شریک نہیں ہوتا، بلکہ اس کی صرف محنت ضائع جاتی ہے۔ پوچھی گئی صورت میں سب سے پہلے تو نفع کی رقم سے جانوروں پر ہونے والے اخراجات کو پورا کر کے راس المال یعنی انویسٹر کی طرف سے دیئے جانے والے سرمایہ کی رقم کو پورا کیا جائے گا، اس کے بعد نفع سے بچ جانے والا روپیہ، اگر نقصان سے زیادہ ہو، جیسے اخراجات پورا کرنے کے بعد ایک لاکھ روپے نفع کے بچ گئے اور چالیس ہزار روپے کا

نقصان ہوا ہے، تو چونکہ نفع کی رقم نقصان سے زیادہ ہے، لہذا نفع کی رقم سے چالیس ہزار روپے کے نقصان کو پورا کیا جائے گا، اور اب نفع کے صرف ساٹھ ہزار باقی ہوں گے، جو کہ مضارب (قاسم) اور رب المال (امجد) میں سے ہر ایک کے درمیان ان کے طے شدہ حصہ کے مطابق آدھا، آدھا تقسیم ہو گا۔

جب فریقین میں سے ایک کا پیسہ، اور دوسرے کا کام ہو، تو یہ مضاربت کہلاتی ہے، چنانچہ تنویر الابصار مع درمختار میں ہے: "(عقد شركة في الربح بمال من جانب (رب المال) وعمل من جانب) المضارب" ترجمہ: مضاربت تو وہ رب المال کی طرف سے مال کے ساتھ، اور مضارب کی طرف سے عمل کے ساتھ نفع میں شرکت کا ایک عقد ہے۔ (تنویر الابصار مع درمختار، جلد 8، کتاب المضاربۃ، صفحہ 497، دار المعرفۃ، بیروت)

مضاربت میں حاصل ہونے والے نفع سے سب سے پہلے اخراجات پورے کر کے راس المال کی مقدار کو پورا کیا جائے گا، چنانچہ تنویر الابصار مع درمختار میں ہے: "(ويأخذ المالك قدر ما أنفقه المضارب من رأس المال إن كان ثمة ربح، فإن استوفاه وفضل شيء) من الربح (اقتسماه) على الشرط، لأن ما أنفقه يجعل كالهالك، والهالك يصرف إلى الربح كما مر (وإن لم يظهر ربح فلا شيء عليه) أي المضارب" ترجمہ: اگر مضاربت میں نفع ہو، تو مالک اتنا مال لے گا جتنا مضارب نے راس المال میں سے خرچ کیا، پھر اگر وہ نفع، راس المال کو پورا کر دے اور نفع میں سے کچھ بچ بھی جائے، تو وہ دونوں اس نفع کو طے شدہ حساب سے آپس میں تقسیم کر لیں، کیونکہ جو اس نے خرچ کیا وہ ہلاک ہونے والے کی طرح ہے اور ہلاک ہونے والے کو نفع کی طرف پھیرا جاتا ہے، جیسا کہ گزرا اور اگر نفع ظاہر نہ ہو، تو مضارب پر کچھ نہیں ہے۔ (تنویر الابصار مع درمختار، جلد 8، کتاب المضاربۃ، صفحہ 517، دار المعرفۃ، بیروت)

بہار شریعت میں ہے: "جو کچھ نفع ہوا پہلے اس سے وہ اخراجات پورے کیے جائیں گے جو مضارِب نے راس المال سے کیے ہیں، جب راس المال کی مقدار پوری ہوگئی، اُس کے بعد کچھ نفع بچا، تو اُسے دونوں حسبِ شرائط تقسیم کر لیں اور نفع کچھ نہیں ہے تو کچھ نہیں۔" (بہار شریعت، جلد 3، حصہ 14، صفحہ 25، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اگر مضاربت میں ہونے والا نقصان نفع سے کم ہو، تو اسے بھی نفع سے پورا کیا جائے گا، چنانچہ ہدایہ میں ہے: "وما هلك من مال المضاربة فهو من الربح دون رأس المال لأن الربح تابع وصرف الهلاك إلى ما هو التبع أولى كما يصرف الهلاك إلى العفو في الزكاة، فإن زاد الهالك على الربح فلا ضمان على المضارب لأنه أمين" ترجمہ: اور مال مضاربت سے جو ہلاک ہو گا، وہ نفع سے ہو گا، راس المال سے نہیں ہو گا، کیونکہ نفع تابع ہے اور ہلاک شدہ مال کو تابع کی

طرف پھیرنا اولی ہے جیسا کہ زکوۃ میں ہلاک شدہ مال کو عفو کی طرف پھیرا جاتا ہے، اگر ہلاک ہونے والا مال نفع سے زائد ہو تو مضارب پر ضمان نہیں ہوگا، کیونکہ وہ امین ہے۔ (ھدایہ، جلد3، کتاب المضاربۃ، صفحہ 207، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: "مضارب کے ذمہ نقصان کی شرط باطل ہے، وہ اپنی تعدی و دست درازی و تضییع کے سوا کسی نقصان کا ذمہ دار نہیں، جو نقصان واقع ہو، سب صاحبِ مال کی طرف رہے گا۔" (فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ 131، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بہارِ شریعت میں ارشاد فرماتے ہیں: "مالِ مضارَبت سے جو کچھ ہلاک اور ضائع ہوگا وہ نفع کی طرف شمار ہوگا، راس المال میں نقصانات کو نہیں شمار کیا جاسکتا مثلاً سو روپے تھے تجارت میں بیس 20 روپے کا نفع ہوا اور دس 10 روپے ضائع ہو گئے تو یہ نفع میں منہا کیے جائیں گے یعنی اب دس 10 ہی روپے نفع کے باقی ہیں۔ اگر نقصان اتنا ہوا کہ نفع اُس کو پورا نہیں کرسکتا، مثلاً بیس 20 نفع کے ہیں اور پچاس 50 کا نقصان ہوا، تو یہ نقصان راس المال میں ہوگا مضارِب سے کُل یا نصف نہیں لے سکتا کیونکہ وہ امین ہے اور امین پر ضمان نہیں اگرچہ وہ نقصان مضارِب کے ہی فعل سے ہوا ہو۔ ہاں اگر جان بوجھ کر قصداً اُس نے نقصان پہنچایا مثلاً شیشہ کی چیز قصداً اُس نے پٹک دی۔ اس صورت میں تاوان دینا ہوگا کہ اس کی اُسے اجازت نہ تھی۔" (بہار شریعت، جلد3، حصہ 14، صفحہ 19، 20، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-491

تاریخ اجراء: 22 محرم الحرام 1446ھ/29 جولائی 2024ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net